روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر: نسیم سیفی) — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۴ رجب ۱۴۰۹ھ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش، ۱۱ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۶

مذہب کی اصل غرض

"واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آئے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے۔"

——— حضرت اقدس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" اصل بات یہ ہے کہ انسان کی فطرۃ میں ایک بات موجود ہے کہ ہنسی کے مقام پر ہنس پڑتا ہے اور رونے کے مقام پر رو بھی پڑتا ہے اور ان سے مناسب موقع پر ایک لذّت بھی اٹھاتا ہے۔ مگر یہ لذّت کوئی روحانی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کوئی کسی عورت پر عاشق ہو جاتا ہے اور اپنے عشق ہی میں اس کے ہجر کے شعر بنا بنا کر خوش ہوتا ہے اور روتا ہے۔ انسان کے اندر ایک طاقت ہے خواہ اس کو محل پر یا بے محل استعمال کرے۔ پس اس طاقت پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اس لیے رکھی ہے کہ سچے سائل محروم نہ ہوں۔ جب یہ برمحل استعمال ہو تو انکے لیے آنیوالے روحانی مدارج کا ایک مقدمہ ہو اور یہ موتی کا کام دے ——— غرض یہ امور کہ کبھی رو پڑنا اور کبھی دنیا کی دوسری چیزوں اور تعلقات سے انقطاع کرنا یہ عارضی ہوتے ہیں۔ ان پر اعتبار کر کے بے دست و پا نہ بنے۔ وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رقّت پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ رقّت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر سے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰ - ۲۴۱)

" اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ جو خدا سے محبّت کرتے ہیں۔ اُسی سے ڈرتے ہیں، اسی سے امید رکھتے ہیں وہ ایک سلطان رکھتے ہیں۔ لیکن جو نفس کے تابع ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے جو محکم طور پر دل کو پکڑے۔ غرض انسان کا کوئی فعل اور قول ہو جب تک وہ سلطان کا پیرو نہ ہو، شرک کرتا ہے۔ پس ہم جو اپنی کارروائی کی دو طور پر اشاعت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی شاہد نہیں ہو سکتا کہ کس قدر سچے جوش اور خالصۃً للہ اس کو پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اتفاق نہیں ہوا کہ انگریزی میں لکھ پڑھ سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم کبھی بھی اپنے دوستوں کو تکلیف نہ دیتے مگر اسمیں مصلحت یہ تھی کہ تا دوسروں کو ثواب کیلئے بلائیں ورنہ میری طبیعت تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ جو کام میں خود کر سکتا ہوں اس کیلئے کسی دوسرے کو کبھی کہتا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۵)

ضروری وضاحت

۹ر فروری کے الفضل میں خاندان حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ میں شادی کی ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں دعوت ولیمہ کے موقع پر دعا کرانے والے بزرگ کا نام درج نہیں۔ واضح رہے کہ مکرم پیر محی الدین طاہر صاحب ابن پیر معین الدین صاحب کی دعوت ولیمہ میں دعا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کرائی تھی۔

کیا آپ نے لاہور میں تعلیم حاصل کی ہے؟

وہ تمام احباب جماعت جو حصول تعلیم کی غرض سے لاہور میں رہے ہوں یا احمدیہ ہوسٹل یا دار الحمد میں مقیم رہے ہوں۔ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن یا ینگ مینز یا یوتھ آرگنائزیشن سے منسلک رہے ہوں وہ اپنا نام۔ اُس زمانہ کی فوٹو۔ ولدیت۔ خاندان تعلیم۔ موجودہ مکمل پتہ معہ فون نمبر خاکسار کو ۱۰ر مارچ ۱۹۸۹ء تک بھجوا دیں۔ احمدی طلباء کی تنظیم کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے ان معلومات کی فوری ضرورت ہے

(مبارک محمود پانی پتی

سیکرٹری سوونیئر کمیٹی جماعت احمدیہ لاہور دار الذکر۔ ۱۱۵۔ اے علامہ اقبال روڈ لاہور)

○ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب سابق معتمد خدام الاحمدیہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ کے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ٹورنٹو کینیڈا ایس علیل ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں بہت زیادہ چکر آرہے ہیں اور کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد تر صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(شمیم پرویز۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خالد نصیر الدین احمد آف اسلام آباد ۲۲ر دسمبر سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ امراض قلب کے ماہر ڈاکٹروں نے بیرون ملک علاج کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ علاج کی غرض سے وہ دس فروری کو امریکہ روانہ ہو رہے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۱۱ تبلیغ ۱۳۶۸ہش   ۱۱ فروری ۱۹۸۹ء

طوفانِ نوح

جب کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ طوفانِ نوح آنے والا ہے تو غرقابی کے امکانات زیادہ تھے اس لئے کہ نہ یہ یقین تھا کہ طوفان آنے والا ہے اور نہ اس بات کا احساس تھا کہ طوفان آیا تو ہوگا کیسا یعنی کس شدت کا طوفان۔ ایسے حالات میں انسان ذہنی تیاری بھی کم کرتا ہے اور جسمانی تیاری بھی کم کرتا ہے۔ اور اگر دونوں قسم کی تیاری نہ ہو تو ڈوبنا ہی ڈوبنا مقدر ہو جاتا ہے۔

لیکن معلوم ہو کہ طوفانِ نوح کیا ہے۔ اس کی شدت کس حد تک پہنچ جاتی ہے اور بتا دیا کہ طوفانِ نوح آرہا ہے تو یقیناً ہاتھ پاؤں ماریں گے اور اگر بچنے کی تدابیر بتا دی جائیں تو ان تدابیر کو اختیار کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اور پھر انجام کار بچنے کے امکانات بھی روشن ہو جائیں گے۔

کچھ یہی کیفیت اس وقت ہے۔ معاصی کا ایک ہمہ گیر طوفان آیا ہوا ہے۔ اب بھی شدید ہے لیکن اس کی شدت میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اخلاقی طور پر لوگ اس میں غرق ہو رہے ہیں اخلاق کا دیوالیہ نکل رہا ہے۔ سچائی۔ امانت۔ دیانت اور باہمی سلوکِ محبت کے فقدان کا شور مچا ہوا ہے کوئی سمت ایسی نہیں جو محفوظ ہو۔ کوئی خطہ ایسا نہیں جو اپنے آپ کو امن میں محسوس کرتا ہو۔ مشرق ہو یا مغرب۔ جنوب ہو یا شمال۔ سب کے سب علاقے پریشان ہیں اور ان کی پریشانی بڑھ رہی ہے۔ ان حالات میں بچاؤ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا کی رسی کو پکڑ کر اپنے اخلاق کو سدھارنے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ہر برائی کا استیصال کرنے اور ہر نیکی کو اختیار کرنے کی ہر ممکن سعی کرے خود بھی برائی سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے۔ خود کو بچانا تو ضروری ہے ہی لیکن یاد رہے کہ دوسروں کو بچانا اس سے کم ضروری نہیں کیونکہ امن کا تسلسل اسی طرح قائم رہ سکتا ہے کہ سارا ماحول درست ہو۔ سارا ماحول با اخلاق ہو۔

الفضل نے چند روز ہوئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کا اس موضوع پر ایک خطبہ شائع کیا ہے۔ دنیا کو اخلاقی گراوٹ سے بچانے کے لئے اور بے راہ روی کے طوفان سے محفوظ رکھنے کے لئے اس خطبہ کو غور سے پڑھا جائے۔ اس پر عمل کیا جائے اور اپنے دوستوں تک۔ چاہے وہ ہندو ہوں یا عیسائی یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھنے والے انہیں اس خطبہ کے مندرجات سے آگاہ کیا جائے۔ یہ انسانیت کے ساتھ ایک نیکی کی دلیل ہوگی۔ آیئے ہم یہ نیکی کمائیں۔

ہم کہ ہیں خوش خصال اور خوش خو
مانگ کیا ہم سے مانگتا ہے تو
جان دے کر بھی ہم یہ سمجھیں گے
عہد ہم سے نہ نبھ سکا سر مو

ابو الاقبال

◎

دل اگر ہاتھ سے نکلے تو نکل جانے دو
میرے ہونٹوں پہ دعاؤں کو مچل جانے دو

آج اس کو مری آواز پہ پیار آیا ہے
گفتگو کا مرا ارمان نکل جانے دو

خود سنبھل جانا تو توہین ہے مے نوشوں کی
کوئی کم ظرف جو سنبھلے تو سنبھل جانے دو

میری آنکھوں نے تو ذرّوں میں ستارے دیکھے
میرے کردار سے ماحول بدل جانے دو

جھوٹ کے پاؤں تو ہم نے کبھی دیکھے نہ سُنے
اور ہوں بھی تو انہیں خود ہی پھسل جانے دو

تم جہاں بھی ہو، رہو، اور رہو بھی خوشحال
بس مرے ہجر کا احساس بدل جانے دو

آج تک تم نے کسی دوست کو چھوڑا تو نہیں
ہاتھ میں ہاتھ دیئے مجھ کو سنبھل جانے دو

آپ ہی آ کے وہ پونچھیں گے ترے اشک نسیم
بھیگتی رات ذرا اور بھی ڈھل جانے دو

نسیم سیفی

احمدی احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد اولاد سے نوازا ہے وہ اپنی اولاد کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے کہتے ہوئے وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں پیش فرماویں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قبولیت دُعا کے نمونے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

> پس ڈھونڈو اپنے رب کو اپنی دعاؤں میں اور ان دعاؤں کی قبولیتوں میں ۔ اور تم پاؤ گے اس کو چھپا ہوا وہیں جہاں تمہاری دعا ہے۔

اپنے فن یعنی شفائے امراض کی لائن میں تو میں نے اس قدر عجائبات خدا تعالےٰ کے فضلوں اور دعا کی قبولیتوں کے دیکھے ہیں کہ کوئی شمار و حساب نہیں مثلاً ڈاکٹروں کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبد القادر صاحب کی آنکھیں میں نے بنائیں اور دونوں ایک ہی دفعہ ۔ چوتھے دن پٹی کھولنے پر دیکھا تو دونوں آنکھوں میں سخت PLASTIC IRITIS یعنی اندرونی پردوں میں سوزش اور ورم تھا بلکہ دونوں ANT CHAMBERS اس طرح بھرے ہوئے تھے جیسے پیپ سے بھرے ہوئے ہیں ۔ مجھے ان کے ساتھ بہت انس تھا اس لئے بہت بیقرار ہوا ۔ حضرت صاحب کے گوش گزار کر کے دعا کے لئے عرض کیا گیا ۔ اور حضرت اماں جان سے بھی ۔ نیز خود بھی بہت دعا کی چنانچہ دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں ہی بلکہ ایک ہفتہ کے اندر دونوں آنکھیں بالکل صاف ہو گئیں ۔ اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے پیچھے بھی اس مرض کے کوئی نشان یا آثار باقی نہ رہے اور وہ دونوں آنکھوں سے بالکل چنگے بھلے ہو گئے ورنہ اس طرح سخت قسم کے Double Plastic IRITIS کا جو اتنے جلدی اپریشن کے بعد پیدا ہوا ہو اس طرح کامل طور پر صاف ہو جانا کہ گویا کوئی بیماری ہی نہیں ہوئی اور دونوں آنکھوں کا اس طرح بچ جانا میرے علم میں کبھی نہیں آیا ۔ بلکہ لوگوں کو اندھا ہوتے ہی دیکھا ہے ۔ غرض نا امید بیماروں کی شفاء کے نمونے بیان کرنے لگوں تو یہ مضمون الف لیلہ ہی بن جائے ۔

اور سنو ۱۹۰۵ء میں میں ملازم ہوا اور اور ملازم ہوتے ہی تین ماہ کے اندر اتنا مقروض ہو گیا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی اور اتنی پریشانی بڑھی کہ آخر میں نے دعا کی کہ ۔ یا اللہ مجھے کبھی قرض کی بلا میں نہ پھنسائیو ۔ اور پھر اسی وقت یقین آگیا کہ اب یہ منظور ہو گئی ۔ اب تیس سال کے بعد میں اس بات کے اظہار میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ میں یہ بیان کروں کہ پھر کبھی مجھ پر کسی قسم کا قرضہ نہیں چڑھا اور میں ان تیس سال کی ہر رات قرضے کی طرف سے آرام اور بے فکری کی نیند سویا ہوں کہ میرا دل ہی اس احسان الٰہی کی قدر کر سکتا ہے ۔ جب میں لوگوں کو قرضہ کی تکالیف اور وعدوں پر ان کی ادائیگی کے لئے اضطراب کو دیکھتا ہوں تو ہزار نعمتوں کی ایک نعمت اسے پاتا ہوں ۔ اور ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ اگر میں کسی دن مر جاؤں تو کسی کا مقروض نہیں مرونگا ۔ اور اگر دست گرداں شاید کسی کا کچھ روپیہ دینا بھی ہو تو وہ اس کے فضل سے گھر میں موجود ہوگا ۔ اور آئندہ کی بات معلوم نہیں ۔ اور خدا کا علم سب علموں پر غالب ہے اور اس کا امر اس کے علم پر غالب ہے اور وہ خود اپنے امر پر بھی غالب ہے . . . بات میں سے بات نکل آتی ہے ۔ اس بے فکری کی نیند پر مجھے یاد آیا کہ ایک اور وجہ بھی بے فکری کی نیند کی ہے جو حضرت (فضل عمر) نے ایک موقعہ اپنے لیکچر میں بیان کی تھی ۔ وہ یہ کہ جب سونے کے لئے لیٹے تو اس وقت تمام لوگوں کے قصور معاف کر کے سوئے ۔

میں اس وقت سے اس پر عامل ہوں اور دل ہی میں نہیں بلکہ زبان سے ایسے الفاظ ادا کر کے سوتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی کا قصور نہیں خداوند تو گواہ رہیو کہ میں نے جو قصور کسی کا میری ذات کے متعلق تھا وہ معاف کر دیا ۔ سو اس دن سے عجب راحت سوتے وقت اور عجب معافیاں اپنے گناہوں اور غفلتوں کی اس رب العزت کی طرف سے پاتا ہوں ۔

بعض چھوٹے چھوٹے واقعات قبولیت دعا کے بڑے مزیدار ہیں ۔ مثلاً ایک لمبا سفر رات کا پیش آگیا ۔ میں دائم المرض ، ساری رات کا سفر اور جاڑے کا موسم ۔ برتھ ریزرو کرانے کا موقع نہیں ملا ۔ دعا کی ٹکٹ لیا ۔ سوار ہوئے ، تمام برتھ ریزرو شدہ پائے ۔ آدھ گھنٹہ پہلے سب مسافر اوپر نیچے اپنے برتھوں پر دراز اور ہم ہیں کہ ڈبہ کے دروازے میں اس کے فضل کے انتظار میں کھڑے ہیں ۔ اتنے میں ایک شخص پانچ منٹ ٹرین کی روانگی سے پہلے آیا اور جبر یہ ایک مسافر کو اوپر کے برتھ سے اتار کر لے گیا کہ کل چلے جانا آج فلاں کام بڑا ضروری رہ گیا ہے ۔ اب وہ برتھ اوپر کا تھا اور مجھے اوپر تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں نیچے کا برتھ چاہتا تھا ۔ اتنے میں ایک انگریز نیچے کے برتھ سے اٹھا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا ۔ مجھے امید ہے آپ کو اعتراض نہ ہوگا اگر میں اس اوپر والے خالی برتھ پر سو جاؤں ۔ مجھے یہ نیچے کی جگہ پسند نہیں (شاید اس لئے کہ اس کے دونوں طرف "نیٹو" یعنی کالا لوگ سو رہا تھا) آپ میری جگہ اس درمیانی برتھ پر آرام کریں میں بہت مشکور ہوں گا ۔ میں نے کہا اچھا اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا ۔ مگر نیند کہاں ۔ اس ذرہ سے واقعہ نے میرا دل اس میرے اپنے ، میرے رفیق ۔ میرے رحیم و کریم اور میرے "پرسنل خدا" کے احسان کے شکر میں بالکل پگھلا دیا ۔

ایک دفعہ میرا تبادلہ شملہ کا ہو گیا ۔ وہاں ایک ایسے کرنیل (کرنل جو ڈوائن) سول سرجن تھے جنکی سخت زبانی اور سخت گیری کی شہرت اس قدر تھی کہ میں نے وہاں روانہ ہوتے وقت بہت دعا کی کہ خدایا تو مجھے ہر قسم کی سختی سے بچائیو ۔ غرض میں شملہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے کل سے بیمار ہیں اور واکر (Walker) ہاسپٹل میں داخل ہو گئے ہیں ۔ ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ "ہل ڈائریا" HILL DIARRHOEA کا دیا گیا ہے اور وہ لمبی چھٹی پر ولایت جا رہے ہیں ۔ غرض دس روز بعد وہ واکر ہسپتال سے بالا بالا ہی ولایت ہمیشہ کے لئے چلے گئے نہ پھر ہندوستان میں آئے نہ میں نے ان کی شکل کبھی دیکھی اور خدا تعالیٰ نے انکی جگہ ایک نیک نہاد افسر کرنل ہیلیے کو جو اتفاقاً شملہ پر رخصت لے کر آتے ہوئے تھے وہیں لگوا دیا اور وہ میرے بڑے محسن ثابت ہوئے ۔ یہاں تک کہ جب میں تبدیل ہو کر لائلپور جانے لگا تو انہوں نے اپنی لائبریری میں سے مجھے کئی قیمتی کتابیں بطور تحفہ دیں ۔

اب اس سے بڑھ کر لو ۔ ایک سال اس جگہ جہاں میں متعین تھا ایک سخت عالمگیر قسم کی مصیبت آئی ۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت سے ۔ ایسے اسباب امتحان کے پیدا ہو گئے کہ سب سے زیادہ میرا مالی نقصان ہوا اور صحت کو سخت دھکا لگا ۔ اور کام نے مجھے توڑ دیا ۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض باتوں کو برے رنگ میں مشہور کیا اور میری بعض باتوں کی رپورٹ ملاء القوم میں سے ایک بڑے آدمی کی معرفت نامناسب کرائی گئی وہ میرے مخالفین کی پشت پر تھا ۔ اس نے بعض اختیارات میرے سلب کر لئے اور اپنے لوگوں کے سپرد کر دیئے اور جو ایک شریف آدمی کی توہین کے طریقے تھے ۔ وہ سب اختیار کئے گئے ۔ میں ڈر کے مارے دعا بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ میں نے اس مصیبت میں امتحان کا رنگ محسوس کر لیا تھا ۔ مگر بہرحال گو لفظی سوالی نہ تھا صورتِ سوالی ضرور تھا ۔ آخر بڑے غوغا کے بعد یوں ہوا کہ ایک شخص ، کو خدا تعالیٰ نے میری طرف سے خود بخود میرا وکیل بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے بغیر میرے علم اور اطلاع کے ایک ایسا ایڈریس حاکمِ وقت کے سامنے پیش کیا کہ حاکم نے میرا نام لے کر میرے کام کی تعریف اس ایڈریس کے جواب میں کی پھر شام کو ایک دوسرے حاکم نے مجھے کہا کہ معاملہ ہم پر کھل گیا ہے "They were stabbing you behind the back" یعنی یہ لوگ پشت کی طرف سے تم پر چھری چلا رہے تھے ۔ سرکار نے مجھے نقصانات کا کچھ معاوضہ بھی دیا اور خطاب بھی اور میرے خدا نے پورے سے بہت بہت ، بہت زیادہ مجھ پر انعام فرمایا ۔ اور ان لوگوں کی پارٹی ٹوٹ گئی اور وہ منتشر کر دیئے گئے ۔ میں قادیان میں رخصت پر آیا ۔ پھر میں اپنی بیوی کی بیماری کے علاج کے لئے لاہور گیا ۔ جس روز ہم نے قادیان واپس آنا تھا اس سے ایک دو روز پہلے سارا شہر بلکہ سارا صوبہ زلزلہ کی زد میں آگیا ۔ وہ بڑا آدمی جو جوان اور ہٹا کٹا تندرست تھا اور جس کی طاقت پر ان لوگوں نے ریشہ دوانیاں کی تھیں ۔ اور میری ذلت کے درپے ہوئے تھے عین اسی روز اس نے ایک بڑی بھاری دعوت کی اور جب وہ ختم ہوئی تو آدھ گھنٹہ بعد بے چارا دم کے دم میں رخصت ہوا ۔ سو خدا مجھے قادیان لے گیا اور میرا سالانہ جلسہ جو میں نے تیس سال سے کبھی ناغہ نہ کیا تھا ۔ اس سے جبر یہ مجھے جدا کیا کہ چل موقعہ پر چل میں تجھے کیا بات دکھاتا ہوں اور میں وہ ہوں جس کی بابت کہا گیا ہے کہ میں ہی غفور الرحیم خدا ہوں سو کیا عظمت اور شفقت ہے اس خدا کی جو اپنے ذلیل بندوں کا ایسا خیال رکھتا ہے جیسا ایک ماں بھی نہیں رکھتی ۔ اور دکھاتا ہے میں یوں بھی کیا کرتا ہوں ۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک نہایت عمدہ جگہ پر میری مرضی دریافت کر کے بھیج دیا ۔ اور وہاں میرے کاموں کے بوجھ ہلکے کر دیئے ۔ اور تنخواہ بہت بڑھا دی ۔ اور کیا بیان کروں کیا کیا احسانات کئے جن میں سے بعض ناقابلِ بیان ہیں اور ایک یہ بھی کہ اس (شخص) کی بیوہ اور بچوں کے علاج معالجہ کی مدت دراز تک مفت اور خاص توجہ اور شفقت کے ساتھ توفیق دی کہ خود مجھ پر یہ ثابت کر دے کہ میرے

دل میں اس سے کسی قسم کی عداوت نہ تھی بلکہ وہ الٰہی تقدیر تھی جو براہ راست نازل ہوئی تھی۔

غالباً ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ میرا تبادلہ گورداسپور سے گوجرہ کا ہو گیا۔ میں سیدھا اپنی موٹر سائیکل اور سائڈ کار پر بذریعہ نہر کی پٹڑی قادیان ہوتا ہوا آگے چلا۔ ایک کرایہ کا مستری موٹر سائیکل کو چلا رہا تھا اور میں سائڈ کار میں بیٹھا تھا۔ جب ہم دونوں قادیان سے اٹھارہ بیس میل نکل آئے تو وہ موٹر سائیکل ایک جگہ نہر کے کنارے یکدم ٹوٹ گیا۔ جنڈیالہ ریلوے اسٹیشن وہاں سے کئی میل تھا۔ میں نے مستری کو تو کہا کہ نزدیک کسی گاؤں میں جا کر کوئی گڈا کرایہ پر لے آئے اور خود نہر کے کنارے دعا میں مصروف ہو گیا۔ خیر ایک دو گھنٹہ میں ایک ٹوٹا پھوٹا گڈا تو آگیا اور موٹر سائیکل بھی اس پر لادا دی مگر مجھے یہ تشویش کہ اب غروب آفتاب کا وقت ہو گیا ہے اور جنڈیالہ پانچ سات میل ہے اور راستہ میں بالکل جنگل ہے نہ مستری قابل اعتماد ہے اور نہ گڈے والے سکھ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں اور میری جیب میں کافی نقدی موجود ہے میرے لئے رات کو اتنا چلنا بھی مشکل ہے خدایا تو ہی کوئی انتظام کر۔ ابھی ہم روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ اتنے میں پیچھے سے موٹر کا ہارن سنائی دیا۔ میں نے کہا کہ کوئی انگریز ہو گا جو دورہ یا سفر پر جا رہا ہو گا۔ اتنے میں وہ کار یکدم میرے منہ کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ حیران رہ گیا جب اندر حضرت صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے چہرے نظر آئے۔ پہلے دھوکا ہوا کہ یہ یہاں کہاں! شاید میرا خواب ہے یا وہم۔ مگر جب وہ ہنسے اور بولے تو مجھے یقین آیا کہ فرشتے نہیں بلکہ انسان ہیں۔ پس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور سیدھا چوہدری صاحب کی اس کار میں لاہور تک آگیا۔ یہ سب لوگ ہنسی خوشی کی باتیں کر رہے تھے مگر اس عجیب اور بر وقت آسمانی مدد سے میرا دل شکر کے جذبات سے اتنا لبریز ہو گیا تھا کہ سارے راستے میں بڑی مصیبت سے اپنے تئیں ضبط کرتا آیا۔ ورنہ روتے روتے شاید میری چیخیں نکل جاتیں۔

لوگ ان باتوں کو اتفاقی سمجھیں مگر جس پر گزری ہو اس کے دل سے پوچھنا چاہئیے کہ آقا کے احسان غلاموں پر کس طرح ہوتے ہیں۔ اور تکلیفوں سے وہ ان کو کس طرح نجات دیتا ہے اور کس کس رنگ میں۔ اور یہ لطف ہمیشہ انہی کو آتا ہے جو کسی واقعہ یا حادثے کو دنیا میں اتفاقی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا ایمان ہوتا ہے کہ بلا مشیت اور ارادہ الٰہی کے کوئی بات بھی دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ واقعات کو اتفاقی کہہ دینا اور It happened by chance کا فقرہ منہ پر لانا صرف دہریوں کا کام ہے یا ان لوگوں کا جو بہت سی باتوں کو تصرف الٰہی سے باہر یقین کرتے ہیں۔ یہی "اتفاق" اور "Chance" کا خیال بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر ان کا دل کہتا ہے کہ جب سو میں سے پچاس باتیں اتفاقی یعنی بغیر کسی ارادے اور مشیت کے خود بخود قانون قدرت میں واقع ہوتی رہتی ہیں تو باقی پچاس بھی ایسی ہی مان لو اور تمام انتظام کو اتفاقی سمجھ کر کسی مدبر بالارادہ، علیم، لطیف خبیر ہستی کا انکار ہی کر دو۔ اور اپنے سر سے ایک خواہ مخواہ کا بوجھ اتار پھینکو سو یہ بھی ہے ایک وجہ دہریہ ہونے کی اور علاج اس کا یہی ہے کہ تم کبھی یوں نہ کہو کہ فلاں بات "اتفاقاً" ہو گئی ہے یا فلاں حادثہ "اتفاقاً" پیش آگیا ہے بلکہ ہمیشہ یوں کہا کرو کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا یا اللہ تعالیٰ نے یوں چاہا۔ تب خدا کے فضل سے تم مخفی دہریت کی آگ سے محفوظ رہو گے جو آج کل دنیا پر مسلط ہو رہی ہے۔

اگر اس طرح قبولیت دعا کے نمونے ہر احمدی اپنی ذات میں دیکھے تو حیران رہ جائے تجربات اتنے ہیں کہ بعض لوگ دیکھتے ہیں مگر غور نہیں کرتے اور ہر دعا کے آئینہ میں اپنے رب کے چہرے پر نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف مطلب لے کر اور آئینہ اوندھا رکھ کر واپس چلے آتے ہیں۔ پس ڈھونڈو اپنے رب کو اپنی دعاؤں میں اور ان دعاؤں کی قبولیتوں میں۔ اور تم پاؤ گے اس کو چھپا ہوا جہاں تمہاری دعا ہے۔

چونکہ دعا کا مسئلہ اس وقت در پیش ہے اس لئے آخر میں میں بھی خلاف اپنی قدیم نامناسب عادت کے پڑھنے والے احباب کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی فلاح دارین کی دعا فرمائیں اور یہ کہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو خدا ہدایت نصیب کرے اور صراط مستقیم پر ہمیشہ قائم رکھے اور ہمیں اپنی قبروں کے لئے کچھ جگہ مقبرہ بہشتی میں مل جائے۔

مشکلات کے حل کا طریق

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعائیں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔"

ارشاد حضرت بانی سلسلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اصلاح معاشرہ

اپنے اور دوسروں کے متعلق بدظنی دور کریں

بدظنی کی بیماری کا شکار کئی قسم کی جسمانی و روحانی کمزوریاں اور عیوب اپنے لئے حاصل کرتا ہے اور اس کی بہت بڑی قیمت دانستہ نہیں بلکہ نادانستہ اور غیر شعوری طور پر ادا کرتا چلا جاتا ہے اور یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے تاوقتیکہ وہ از خود اپنی اس بد عادت کو ترک کرنے کے لئے بزرگوں کی صحبت اور نصائح پر کان دھرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بد عادت پر غلبہ پا لے۔

بدظنی میں مبتلا شخص اپنے لئے ترقی کے راستے خود ہی بند کر لیتا ہے۔ ہر وہ موقع جس میں اس کی ترقی و بہتری کے ذرائع ہوتے ہیں انہیں اپنی بدظنی کی بری عادت کی وجہ سے وہ قدر کی نظر سے دیکھنے کی بجائے حقارت و نفرت سے دیکھتے ہوئے ضائع کر دے گا۔ اس طرح وہ کسی اور کا نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں خود اپنا نقصان کرے گا مگر بدظنی کی عادت اسے یہ بھی تھپکیاں دیتی رہے گی کہ وہ تو بہت ہی اچھا ہے وہ تو بہت سلیم الطبع ہے وہ تو سرنجاں مرنج اور صلح کل ہے مگر فلاں ایسا نہیں ہے۔ اور یہ سلسلہ ہر موقع پر اس کے ہاتھوں کو محنت سے اس کے دماغ کو سوچ و بچار سے اس کے خیالات کو بلند پروازی سے محروم کرتا چلا جائے گا۔

بدظنی کا عام مفہوم تو یہی ہے کہ اپنے غیر کو اپنے سے کم تر سمجھا جائے۔ علمی اور عملی لحاظ سے اس کی بے شمار قسمیں ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر دشمن و نقصان رساں ہیں۔

بدظنی کی ایک انتہائی نفرت رساں قسم یہ ہے کہ انسان آہستہ آہستہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور طاقتوں کو بدظنی کی نظر سے دیکھتے ہوئے ان سے استفادہ کرنے کی بجائے انہیں ضائع کرنے لگے اور اس کی نشوونما کی استعداد کو شک و شبہ کی دیمک لگ جائے۔ جو اس کی ہر نیکی اور خوبی کو چاٹ لے وہ شخص جسے اپنی جسمانی حالت اور صحت کے متعلق شک ہے وہ کبھی بھی کسی بلند مقصد اور اہم کام کو ہاتھ نہیں ڈالے گا اس میں کامیابی حاصل کرنا تو دور کی بات ہے وہ شخص جسے اپنی دماغی صلاحیتوں کے متعلق شک ہے وہ کسی اہم منصوبے کے متعلق کبھی غور کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرے گا۔

اور یہ بیماری قدم بہ قدم اسے شیطان کے پنجہ میں دے دیگی۔ اسی کیفیت کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے پر حکمت کلام میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ تین دیواریں آسمان تک بلند ہیں شیطان ان پر نہیں چڑھ سکتا۔ گویا عدم یقین یا شک کی کیفیت شیطانی وساوس سستی اور کمزوری کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

حضرت فضل عمر اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "فطرتی نیکی ہی ہے جو کامل ہدایت تک پہنچاتی ہے یہ نہ ہو تو کامل ہدایت کسی انسان کو نہ مل سکے۔ پس بے شک خدا تعالیٰ کی کامل اور حقیقی محبت تمہارے دلوں میں ہی ہے مگر اس کی محبت کی جو جستجو اور تڑپ ہے وہ ہر ایک شخص کے دل میں پائی جاتی ہے پس اپنے آپ پر بھی بدظنی نہ کرو اور دوسروں پر بھی بدظنی نہ کرو اور یاد رکھو کہ اگر تم اس نکتہ کو سمجھ جاؤ تو تم اپنی بھی اصلاح کر لو گے اور دوسروں کی بھی کیونکہ جس نے اپنی ذات کو نہیں پہچانا اس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا اور جس نے اپنی ذات کو پہچان لیا اس نے خدا کو بھی پہچان لیا۔ جس نے یہ سمجھا کہ میں گندہ ہوں اور خدا تعالیٰ کو نہیں مل سکتا وہ چونکہ اپنے آپ پر اور اپنے خدا پر بدظنی کرتا ہے اس لئے واقعہ میں اس کی محبت سے محروم رہتا ہے۔ مگر وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ ہر شخص کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بنایا ہے کہ اس کی رضا کا وارث ہو اور اس کی محبت کا حامل اسے خدا تعالیٰ بہر حال مل جاتا ہے۔ پس انسان کو چاہئیے کہ اپنے متعلق اور دوسرے لوگوں کے متعلق بدظنی کے مرض کو دور کرے۔ اور اپنے اندر ایک یقین اور وثوق پیدا کرے تب ہی اس کے اندر امنگیں پیدا ہوں گی اور تب ہی یہ لوگوں کی اصلاح کے کام میں کامیاب ہو گا۔ اور اگر یہ نہ ہو تو انسان کی تمام کوششیں رائیگاں اور فضول چلی جاتی ہیں۔"

الفضل ۲ جنوری ۳۸ء

عبدالباسط شاہد

بقیہ اخبار احمدیہ

ہیں۔ مکرم خالد صاحب کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ زیمبیا کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم خالد صاحب کو کامل و عاجل صحت سے نوازے۔

میر غلام احمد نسیم سابق مربی زیمبیا

● میری والدہ صاحبہ محترمہ امۃ السلام اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم تقریباً تین ماہ سے جگر اور پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب اُن کے پیٹ میں پانی کی شکایت بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے منصور احمد تاثیر دارالرحمت وسطی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ائیر مارشل ظفر احمد چوہدری کی نئی کتاب

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی۔ ربوہ

برادرم مکرم ائیر مارشل ظفر احمد چوہدری سابق چیف آف سٹاف پاکستان ایر فورس کی تازہ کتاب "معجزے یقیناً ہوتے ہیں" ابھی پچھلے مہینے منصۂ شہود پہ آئی ہے۔ یہ کتاب نہایت شستہ و رفتہ انگریزی میں لکھی گئی ہے اور اسی اسلوب میں لکھی گئی ہے جو ظفر صاحب کا مخصوص اسلوب ہے۔ سادہ، بے تکلف اور رواں۔ اس کتاب کا موضوع نہایت ولولہ انگیز ہے۔ یعنی انسانی عزم، ہمت۔ استقلال اور استقامت! مگر مقصد تحدیث نعمت کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نوازشوں کا مورد بننے کے لئے کچھ ایسی ولولہ انگیز مساعی بھی ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو مقناطیس کی طرح کھینچتی ہیں۔

۱۹۶۷ء کی بات ہے میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی دوسری کل پاکستان اردو کانفرنس کے سلسلے میں ظفر صاحب کو مدعو کرنے کے لئے سرگودھا گیا۔ چوہدری صاحب اس وقت ائیر کموڈور تھے اور سرگودھا کے بیس کمانڈر کے عہدہ پر فائز تھے۔ میں ان کے بنگلے پر پہنچا تو دیکھا کہ ظفر صاحب اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ جو جسمانی طور پر معذور مگر ذہنی طور پر چاق وچوبند نظر آتا تھا کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھے۔ بچہ وکٹ پر تھا اور ظفر صاحب باؤلنگ کروا رہے تھے۔ جب بچہ بال کو کھیلتا تو دونوں باآواز بلند پر جوش مسرت کا اظہار کرتے! میں ایک دفعہ تو ٹھٹکا، کیونکہ بیس کمانڈر کے رعب داب اور رکھ رکھاؤ کا جو تصور لے کر گیا تھا، اسے واضح طور پر دھچکا لگا، بھلا ائیر کموڈور بھی اس طرح اچھل اچھل کر خوشی کا اظہار کیا کرتے ہیں؟ مگر تھوڑی دیر کے بعد ظفر صاحب کو میری موجودگی کا احساس ہوا تو انہوں نے بچے سے نہایت لجاجت آمیز لہجہ میں معافی چاہی اور مجھے لے کر اندر ڈرائنگ روم میں آگئے۔ میں نے غور سے بچے کو دیکھا وہ جسمانی طور پر خاصا معذور تھا اور ایک تکلیف دہ جنگلہ نما آلہ میں جکڑا ہوا تھا مگر بچے کی چلبلاہٹ اور ذہانت آمیز حرکات و سکنات سے کسی طور پر کسی قسم کی کمتری یا کمی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ ظفر صاحب نے میرا تعارف کروایا۔ بچے نے نہایت تپاک سے میری طرف دیکھ کر مزاج پرسی کی! اس بچے کا نام عارف تھا۔ اس عارف کی عمر دس گیارہ برس ہی ہوگی مگر مجھے اس کی عمر کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ اس ملاقات میں ظفر صاحب سے تو عارف کے بارہ میں پوچھنا ویسے بھی روا نہیں تھا۔ میں نے پوچھا نہ ظفر صاحب نے ذکر کیا مگر عارف نے میرے ذہن پر ایسا نقش چھوڑا کہ جب ظفر صاحب پاکستان ائیر فورس کے چیف تھے میں ان سے ملنے ائیر ہاؤس پشاور میں گیا تو میں نے پہلا سوال ہی عارف کے بارہ میں کیا تھا اور یہ سن کر بہت اطمینان ہوا تھا کہ عارف اب ٹھیک ٹھاک ہے اور زندگی کی شاہراہ پر اعتماد کے ساتھ گامزن ہے!

یہ کتاب عارف کی جاں کاہ علالت اور اس علالت کے نتیجہ میں بچے کے ماں باپ بھائی اور دیگر اہل خانہ ان کی تشویش اور ان کی شبانہ روز خدمت گزاری، حوصلہ مندی مستقل مزاجی اور صبر کوشی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی داستان ہے جو تحدیث نعمت کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے اور اسی لئے مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ بچہ ابھی چند مہینوں کا ہی تھا کہ پولیو جیسی موذی مرض کا شکار ہوا مگر برس ہا برس تک اس تکلیف دہ مرض کا شکار رہنے کے باوجود بچے کی وسعت حوصلہ اور ماں باپ کی مستقل مزاجی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو انگیز کرنے کا باعث بنی اور اب وہ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند اور فعال زندگی گزار رہا ہے۔

میں جاپان میں تھا کہ ظفر صاحب کے کسی قریبی عزیز کا انتقال ہوا۔ غالباً ان کی امی جان تھیں۔ میں نے تعزیت کا خط لکھا۔ اس میں بھی عارف کی صحت کے بارہ میں دریافت کیا۔ ظفر صاحب نے جو جواب دیا اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ذکر تھا اور یہ لکھا تھا کہ عارف اب بہت ترقی کر رہا ہے مگر اس ترقی کا اندازہ میرے خیال کے مطابق صرف اتنا ہی تھا کہ عارف اب خوب چلتا پھرتا، کھاتا پیتا، کھیلتا کودتا ہوگا جب پاکستان واپس آنے کے بعد معلوم ہوا کہ عارف بفضل خدا ایم بی بی ایس کر رہا ہے تو مسرت انگیز حیرت ہوئی! دل سے عارف اور عارف کے ماں باپ کے لئے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان کے استقلال اور حوصلہ اور خدمت گزاری کو قبول فرمائے

پھر ایک روز ظفر صاحب کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ عارف ڈاکٹر بن چکا ہے اور اب امریکہ میں مزید تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اگرچہ ۱۹۶۷ء کے بعد سے میں نے عارف کو نہیں دیکھا مگر اس پہلی ملاقات کا نقش ہی اتنا دیرپا تھا کہ میں ابھی تک اس کو یاد کرتا ہوں اور اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں

اب اچانک جو ظفر صاحب کی یہ کتاب سامنے آئی تو وہ چھوٹا سا بچہ، اسکی کرکٹ اس کے باپ کی باؤلنگ اور باپ بیٹے دونوں کی خوشی کے اظہار پر شور و شغب کی کیفیتیں، سب ایک نئی معنویت لیکر آنکھوں کے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔ کتاب کی تصویریں دیکھیں تو گویا وہ سارے مناظر نظروں میں گھوم گئے اور اس بات پر اعتقاد اور زیادہ پختہ ہو گیا کہ اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان ہو تو بڑی سے بڑی مصیبت بھی انسان کو متزلزل اور بے حوصلہ نہیں کر سکتی! حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا کیا خوب ارشاد ہے کہ "زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر آسمان سے تمہارا پختہ تعلق ہے"

یہ کتاب عارف کی علالت کی ابتدا سے لیکر عارف کی موجودہ زندگی تک محیط ہے۔ چند مہینوں کے بچے کی علالت اور مکمل معذوری، ماں باپ کو جس طرح پریشان کر دیتی ہے وہ فطری بات ہے۔ مگر ایک احمدی خاندان کے افراد دوسروں سے اس معنی میں یقیناً مختلف ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ اور خارق عادت تجلیوں پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جس خدا پر ہمارا ایمان دوبارہ قائم کیا ہے وہ خدا بولتا، سنتا اور جواب دیتا ہے۔ وہ انسانی سعی کو کبھی رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ اس کتاب کا عنوان کہ "معجزے یقیناً ہوتے ہیں" اس ایقان کی ایک زندہ مثال ہے اور جب ہم عزیزم ڈاکٹر عارف چوہدری اور اس کے بیٹے کی تصویر کو دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اس تصویر میں واقعی معجزہ مجسم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عارف، اس کے بیوی بچے کو سلامت رکھے اور اس کے ماں باپ، بھائی اور دیگر اہل خاندان کا حامی و ناصر ہو۔ بیگم ظفر چوہدری سے میں صرف دو یا تین بار ملا ہوں۔ ان کی مہمان نوازی کا تو میں پہلے ہی معترف تھا۔ اب ان کی شخصیت کا جو پہلو سامنے آیا ہے اس نے ان کی ذات کے گرد تقدس کا ایک ہالہ سا بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

میں سوچتا ہوں کہ ہر انگریزی خواں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے۔

نظارت اصلاح وارشاد

اپنے ایمان کو کامل کرو

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے کیا وجہ ہے کہ اگر ایمانِ کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں۔ پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

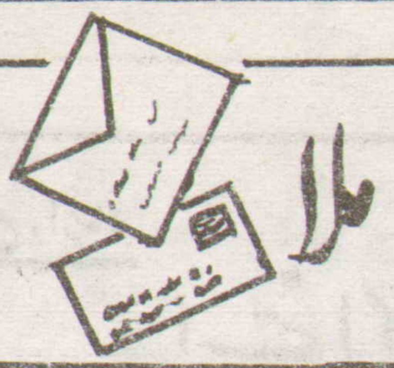

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب۔ جامعہ احمدیہ

آنمکرم نہایت ہلکے پھلکے انداز میں اپنے مختصر اداریوں میں معاشرہ کی بعض واجب الاصلاح کمزوریوں پر انگلی رکھتے ہیں اور ایسے انداز میں کہ پڑھنے والوں کے دلوں میں صحیح عمل کی طرف ایک تحریک پیدا ہوتی ہے یہ سلسلہ نہایت مفید اور بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزاء عطا فرمائے۔

میں دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ولیموں اور دعوتوں کے پروگراموں کے اوقات میں نماز باجماعت کا پروگرام بعض اوقات فراموش کر دیا جاتا ہے۔ اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ یا تو دعوت کا وقت نماز سے پہلے رکھ دیا جائے اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ نماز کے وقت سے پہلے کھانا کھا لیا جائے اور دوسری صورت یہ بہتر ہے کہ دعوت کے ساتھ نماز کا ٹائم لکھ دیا جائے اور یوں دعوت اور نماز دونوں کا لطف لیا جائے۔

دوسرا یہ امر ہے کہ سڑکوں پر صاحب کار حضرات سے گذارش کی جائے کہ وہ آتے جاتے وقت رفتار آہستہ کر دیا کریں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کار کی نعمت سے نوازا ہے وہ بعض اوقات اس تیزی سے کار گذارتے ہیں کہ پیچھے سڑک پر گرد و غبار کا طوفان آجاتا ہے۔ اور یہ گرد بیماروں کے لئے بہت ہی مضر ہے۔ مریضوں کی اذیت میں کمی کے خیال سے اگر ایسے صاحب ثروت احباب اپنی منزل مقصود پر پانچ منٹ کی بجائے سات منٹ میں پہنچ جائیں تو ان کے ثواب میں یقیناً اضافہ ہو گا۔

خاکسار اکثر و بیشتر سامنے سے آنے والی کار کو ہاتھ کے اشارے سے رفتار کم کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اکثر احباب و بزرگان ایسے اشاروں کو دیکھ کر رفتار ہلکی کر لیتے ہیں۔ مگر بعض صاحب ثروت ایسے بھی ہیں جن کی توجہ اس طرف مبذول نہیں ہوتی۔

مکرم خلیل احمد مبشر صاحب۔ امیر و مربی انچارج سیرالیون

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاک اور بابرکت قیادت میں دنیا کے دیگر احمدیہ مشنوں کی طرح یہ مشن بھی ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ نے بھی اس مشن کی ترقی کے لئے کوشش کی ہے براہ کرم اس مشن کو بھی دوسرے مشنوں کی طرح اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سب بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں محبت بھرا سلام اور عاجزانہ درخواست دعا عرض کر دیں۔

مکرم نذیر احمد خادم صاحب۔ چک نمبر ۱۸۷/7-R

جب سے الفضل دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا ہے اور آپ کو اس کی ادارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے یہ عاجز بڑی دلچسپی سے بالاستیعاب محبوب الفضل کے ہر شمارہ کا مطالعہ کر رہا ہے۔ بہت ہی پیارے انداز میں الفضل پیش کر رہے ہیں اس عالمگیر و عظیم الہی جماعت کے ترجمان کا ایڈیٹر ہونا ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب۔ ربوہ

اخبار الفضل کے دوبارہ اجراء پر صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کو ایڈیٹر مقرر کرنے کا واقع بھی معجزہ سے کم نہیں۔ آپ کا اداریہ تحریر کرنے کی طرز بہت پسند آئی۔ نہایت سادہ الفاظ میں بے تکلفی سے جو بات کہہ جاتے ہیں وہ دل میں اتر جاتی ہے۔ اخبار کے باقی مضامین میں بھی تنوع ہے۔ انتخاب بھی لاجواب ہے حصہ نظم کی تعریف کیا کروں میر انیس کا شعر آپ پر صادق آتا ہے۔

ہر جا ہے ملکِ نظم میں نظم نسق مرا
کہتے ہیں انتظام جسے ہے وہ حق مرا

ایسا لگتا ہے کہ ایک چشمہ اصفیٰ ابل رہا ہے یقیناً آپ خدائی تائید سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ آپ کو لکھنے کی توفیق دیتا رہے تاکہ دلوں کی خشک سالیاں دور ہوں۔

مکرم ناصر احمد خالد صاحب لاہور

الفضل کے ذریعہ روزانہ آپ سے ملاقات رہتی ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ بفضلِ خدا بہت فارم میں جا رہے ہیں۔ بعض دفعہ صبح جو آپ سے ملاقات ہوتی ہے تو اس کا نشہ سارا دن چڑھا رہتا ہے۔ خاص طور پر پیارے حضرت صاحب کا خط آپ کے نام "۳۲ دانتوں بلکہ دشمن دانتوں والا" پڑھ کر بہت لطف آیا۔ آج کل آپ پر آمد کا موسم بھی بھرپور ہے۔

برادرم مبارک مصلح الدین صاحب کا دل پر تین قسطوں میں مضمون "دل کے معاملات" سمجھنے کے لئے بہت اہم ہے میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کی فوٹو کاپیاں کروا کر اپنے تمام صاحب دل دوستوں میں تقسیم کروں۔ آپ کا مضمون رانگ نمبر اور خصوصاً اس کا آخری حصہ "..... آپ سوچ لیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے شکوہ کرنے کا موقع پیدا ہو جائے خدا کرے ایسا کبھی نہ ہو" آپ کی حسِ ظرافت کا بہترین نمونہ ہے۔

پرانے مضامین بھی پرانی شراب کی طرح لطف دے رہے ہیں اور یہ بھی کہ ذرا سی پینے کے بعد تشنگی اور بڑھ جاتی ہے۔

کیمیائی ہتھیار

ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ بات سچ ہے یا جھوٹ لیکن سب جانتے ہیں کہ گذشتہ ایام میں اس بات کو خاص طور پر اخباروں میں اچھالا گیا تھا کہ ایران اور عراق کی جنگ میں عراق کیمیائی ہتھیار استعمال کر رہا ہے حالانکہ اقوام متحدہ نے ان ہتھیاروں کے استعمال کی مذمت کی ہے بلکہ ان کی روک تھام کیلئے بعض پابندیاں بھی لگائی ہیں۔

کیمیائی ہتھیار کیا ہوتے ہیں۔ یہ جاننے کیلئے ہمیں اس بات کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کہ موجودہ دور میں علم کیمیا کی ترقی میں کئی ایسے کیمیائی تعاملات دریافت کر لئے گئے ہیں جن کو ملانے سے زہریلے مرکبات اور گیسیں بنائی جا سکتی ہیں۔ دراصل یہی کیمیائی عوامل کیمیائی ہتھیاروں کے اندر موجود ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں زہریلے مواد پیدا ہو کر تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ ان کیمیائی ہتھیاروں کو عام طور پر تین گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ اعصابی گیس
۲۔ آبلہ انگیز گیس
۳۔ دم روک گیس

تینوں اپنے اپنے نام سے ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا عمل کس قسم کا ہوتا ہے۔

اعصابی گیس یا یوں کہیئے کہ اعصابی ہتھیار کا استعمال اعصاب پر اثر انداز ہوتا ہے جلد جلنے لگتی ہے۔ سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ سینہ کانپنے لگتا ہے۔ سینے میں درد بھی ہوتا ہے۔ بینائی کمزور پڑنے لگتی ہے۔ اور سر میں درد کی ٹیسیں محسوس ہوتی ہیں۔ سانس کی نالی میں چبھن محسوس ہوتی ہے جسم میں کپکپی اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ آبلہ گیس انسانی جسم پر آبلے پیدا کرتی ہے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر جسم پر آبلے ہوں تو زندگی کتنی اذیت ناک ہو سکتی ہے۔ یہ ہتھیار سب سے زیادہ آنکھوں اور گلے کو متاثر کرتے ہیں اور بینائی سے بھی انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ جسم میں داخل ہو کر یہ گیس خون کی نالیوں اور پھیپھڑوں کو تباہ کر دیتی ہے اور موت کا باعث بنتی ہے۔ اگر انسان زندہ بچ بھی جائے تو یہ تمام تکالیف زندگی کو ہر لمحہ اجیرن بنائے رکھتی ہیں۔

۳۔ جہاں تک دم روک گیسوں کا تعلق ہے اسکے ہتھیاروں کے استعمال سے آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ گلے اور حلق میں سوزش ہوتی ہے۔ گلا گھٹنے لگتا ہے جسم میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات پھیپھڑے بھی زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں پانی بھرنے لگتا ہے۔ کھانسی اور متلی بھی آتی ہے اور پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے۔ ان ہتھیاروں سے بچاؤ کے لئے جن احتیاطی تدابیر کا مشورہ دیا جاتا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ کیمیائی اثرات ظاہر ہوتے ہی یا ان کو محسوس کرتے ہی فوراً اس جگہ سے دور جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔
۲۔ اپنے جسم کو ہر ممکن حد تک ڈھانپنا چاہیئے۔
۳۔ سانس زمین کی طرف منہ کر کے لینا چاہیئے
۴۔ سانس کم سے کم لینا چاہیئے۔
۵۔ ناک کان اور منہ کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔
۶۔ درختوں کے جھنڈ یا کسی گڑھے کی طرف بھاگنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں زہریلے اثرات کم سے کم ہونے کا امکان ہے۔
۷۔ اگر آپ کے قریب پانی کا کوئی ذخیرہ ہے تو اس میں چھلانگ لگا دینی چاہیئے۔

ہماری اعلیٰ لذّات
ہمارے خدا میں ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خداوند کریم نے اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بچی کے بعد ۳ر جنوری ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور نے کلیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو حضور کی تحریک وقف نو میں وقف کر دیا گیا ہے۔

نومولود مکرم محترم چوہدری محمد انعام اللہ صاحب ابن مکرم اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب انجنیئر نیسپاک (NESPAK) کا نواسہ ہے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ پروان چڑھائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

فہیم احمد ملتان چھاؤنی

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے میرے بیٹے ملک لطف اللہ سلیم مقیم لاس اینجلس امریکہ کو بروز جمعۃ المبارک ۲۷ر جنوری کو دوسرا بیٹا عطا ہوا ہے۔ نومولود میرا پوتا اور خان حفیظ احمد ایڈووکیٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچہ کے نیک خادم دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عنایت اللہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ خاکسار کو دو بیٹوں کے بعد بیٹی عطاء فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور اقدس نے "ہبتہ الاسلام" از راہ شفقت تجویز فرمایا ہے۔ جو محترم مظفر الدین صاحب بنگالی کی پوتی ہے اور محترم چوہدری سردار احمد صاحب ریٹائرڈ پاکستان نیوی آف ناصر آباد ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک خادم دین بنائے۔

(مغفور احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلانِ نکاح

برادرم لیفٹیننٹ محبوب احمد خان ولد ریٹائرڈ کرنل احمد خان صاحب آف مینی صوابی حال منیجر ایڈمنسٹریشن کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ نوشہرہ کا نکاح محترمہ سعدیہ حبیب صاحبہ بنت حبیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ محترم محمد رشید ارشد زعیم انصار اللہ نوشہرہ کینٹ نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر پی۔ اے۔ ایف کیمپ رسالپور میں پڑھا۔ برادرم لیفٹیننٹ محبوب احمد خان محترم صوبے دار خوشحال خان صاحب (جانثار احمدیت ۱۹۴۰) سکنہ مینی صوابی ضلع مردان کے پوتے اور محترم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف ٹوپی مردان کے نواسے ہیں۔

تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

طاہر احمد۔ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ کینٹ

• میرے چھوٹے بھائی عزیزم قاضی عبدالوحید ابن مکرم قاضی عبدالحمید صاحب آف نیلا گنبد کی شادی خانہ آبادی مکرم مبارک احمد قریشی صاحب نارووال کی بیٹی سے مورخہ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء بخیر و خوبی انجام پائی۔ بارات نارووال پہنچنے پر مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھا اور دعا کروائی۔

خاکسار تمام احباب جماعت اور خاندان اقدس سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

قاضی عبدالرشید۔ قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور

میرے بیٹے عزیزم رانا محمد سلیمان مقیم مغربی جرمنی کا نکاح عزیزہ امۃ الاعلیٰ بنت شیخ عبدالماجد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالقادر مربی سابق سوداگر مل۔ کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مبلغ بیس (۲۰) ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۶ر جنوری ۸۹ء (بروز جمعرات) ربوہ میں پڑھا۔ دونوں بچے حضرت خواجہ محمد شریف صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) آف گوجرانوالہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک خادم دین نسل کا پیش خیمہ بنائے۔

(رانا محمد یوسف ابن محمد یامین تاجر کتب کراچی)

تقریب شادی

عزیزم آفتاب احمد ناصر ابن چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سکنہ چک 30/11-L تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کی شادی عزیزہ عمرانہ احسان بنت چوہدری احسان اللہ صاحب آف گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۸۹ء بمقام گکھڑ سرانجام پائی۔ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے ہر طرح خیر و برکت کا باعث بنائے۔

(چوہدری حمید احمد باجوہ)

مطالعہ کُتب حضرت اقدس

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

تمام انصار اپنے اپنے گھروں میں ایسا لائحہ عمل نافذ کریں کہ ان روحانی خزائن کی کتب سے ہماری ہر نسل زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو۔ ضروری ہے کہ ہر ناصر کتب حضرت اقدس کے روزانہ مطالعہ کو اپنا معمول بنائے۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء میں فرماتے ہیں۔

ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔ اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجہ کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے پیش ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس طبقہ سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے گرانے کا موجب نہیں لیکن دوسرے طبقوں سے واقفین زندگی کا نہ آنا اُن کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے"

جو احباب جماعت اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچے تحریک "وقفِ نو" میں اور ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے پہلے پیدا ہونے والے بچے تحریک "وقف اولاد" میں شامل ہونگے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

علم و فضل اور روحانی خزائن

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ

- وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس کا یہ منظوم کلام ہر ناصر کو پابند کرتا ہے کہ نہ صرف وہ خود ان روحانی خزائن سے اپنے دل و دماغ اور اپنی روح کو معرفت کی نئی نئی بلندیوں تک پہنچائے۔ بلکہ اپنے ارد گرد کے ماحول میں اس نور کو پھیلائیں تاکہ بنی نوع انسان کی بھلائی کا فریضہ ادا کرنے والے بنیں۔ اپنی زندگیوں کو ان روحانی خزائن کی انوار و برکات سے مستفیض کرنے میں دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نصاب مرکزی سہ ماہی امتحانات

سہ ماہی اوّل ۲۳ مارچ ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۲۹، ربع چہارم پارہ ۳۰ ربع اوّل

۲۔ کتاب ضرورۃ الامام۔ ۳۔ کتاب بنیادی نصاب۔

سہ ماہی دوم ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۳۰ ربع دوم، سوم

۲۔ کتاب چشمہ مسیحی۔ ۳۔ کتاب بنیادی معلومات

سہ ماہی سوم ۸۹ء

۱۔ ترجمہ قرآن کریم: پارہ ۳۰ ربع چہارم

۲۔ کتاب "تحفہ غزنویہ" مکمل۔ ۳۔ کتاب "بنیادی نصاب" مکمل۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ڈرائیونگ سیکھئے

رابطہ کیلئے

فضل نیوز ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۸۷

یا

چوہدری منیر رحمان ۳۵/۲ محلہ باب الابواب ربوہ سے رجوع فرمائیں فون نمبر ۳۰۹

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع قیادت نمبر ۶ کراچی

کراچی قیادت نمبر ۶ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کو زیر صدارت مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ منعقد ہوا۔ اس میں ۱۹۲ ممبرات نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مقابلہ حسنِ قرأت، مقابلہ حفظ اور تقریری مقابلہ معیار دوم ہوا۔ بعدازاں کھانے اور نماز ظہر عصر کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس میں مقابلہ دینی معلومات، مقابلہ بیت بازی، تقریری مقابلہ معیار اوّل اور فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔

ہر مقابلہ میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ اس کے علاوہ دورانِ سال شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی پر بھی عہدہ داروں کو انعامات دیئے گئے۔ مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ نے بہنوں سے خطاب کیا اور پروگرام کو بہت پسند کیا۔ دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

رپورٹ سالانہ اجتماع قیادت نمبر ۹ کراچی

کراچی قیادت نمبر ۹ کا سالانہ اجتماع لجنہ، ناصرات ۲۱ نومبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوا جس میں ۱۰۹ ممبرات نے شرکت کی۔ اسکے علاوہ ۸ مہمان خواتین بھی شامل ہوئیں کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ بعدازاں لجنہ و ناصرات کے پروگرام کے مطابق مقابلہ جات ہوئے۔

ہر مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

امراء اضلاع متوجہ ہوں

تمام امراء اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں کہ کونسی ایسی جماعتیں ہیں۔ جن میں الفضل کا خطبہ نمبر بھی نہیں جارہا۔ تاکہ دفتر الفضل اُن جماعتوں میں خطبہ نمبر جاری کرسکے۔ ایسی جماعتوں کے مکمل پتہ جات جلد از جلد بھجوادیں۔

(مینیجر)

احباب جماعت سے

احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کر رہی ہے۔ احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے واقفیت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ الفضل ہے

کیا آپ نے اپنے گھر کے افراد کے مطالعہ کے لیے اخبار الفضل جاری کروایا ہے ؟

(مینیجر)

بے بی ٹانک

BABY TONIC

پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس : قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: سیلز آفس: ۷۷۱، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

لازمی چندہ جات

(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)

اور

تزکیہ اموال ادا فرماکر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر مال)

خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت سیاچن گلیشئر سے فوجیں واپس ہٹا کر شملہ سمجھوتے کی پوزیشن پر لے جائے تاکہ دونوں ملکوں میں پڑوسیوں جیسے تعلقات قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کیلئے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق وہاں پر غیر جانبدارانہ اور آزادانہ رائے شماری ہوگی۔

• پاکستان میں تعینات روسی سفیر نے کہا ہے کہ کسی کو اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ ۱۵ فروری کے بعد افغان مجاہدین کابل پر قبضہ کرلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی عبوری حکومت کی تشکیل کے لئے بنائی جانے والی مشاورتی کونسل میں اگر حکمران جماعت پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کو مناسب نمائندگی نہ دی گئی تو روس ایسی مشاورتی کونسل کو تسلیم نہیں کرے گا۔

• اطلاعات کے وزیر مملکت مسٹر جاوید جبار نے کہا ہے ابلاغ عامہ کے بارے میں آزادی کی پالیسی تبدیل نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب ٹیلی ویژن پر مبصروں کو پہلے سے یہ نہیں بتایا جاتا کہ کس شخصیت کی تائید کرنی ہے اور کس نقطۂ نظر کا اظہار کرنا ہے

• افغان حکومت نے روسی فوج کی واپسی کے بعد ۳۰ ہزار مسلح افراد کابل کی حفاظت کے لئے مامور کر دیئے ہیں۔

• جلال آباد کے اردگرد ہزاروں مجاہدین اکٹھے ہو کر اس شہر پر ایک بڑے حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں جلال آباد سے کابل جانے والی شاہراہ اکثر مقامات پر افغان مجاہدین نے بند کر دی ہے۔

• اسلام آباد ائیرپورٹ پر وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور امریکی سفیر کے درمیان طے شدہ پروگرام کے بغیر ایک گھنٹہ کی طویل ملاقات ہوئی۔ اس میں افغان مسئلے کے بارے میں اہم مسائل کا جائزہ لیا گیا۔

• امریکی دفتر خارجہ کے انسانی حقوق کے ادارے کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی بحالی میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔

• افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ اور افغان مجاہدین کے رہنما گلبدین حکمت یار کے حامیوں کے درمیان تصادم سے ۲۵ افراد زخمی ہوگئے۔ یہ ہنگامہ پشاور میں افغان مہاجرین کے ایک اجلاس میں ہوا۔

• امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے سروسز ہسپتال میں جاکر مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے سے ملاقات کی اور انکی عیادت کی۔

• پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان بارش کی وجہ سے جو ٹیسٹ میچ ضائع ہوگیا تھا اس کی بجائے ایک اور ٹیسٹ کھیلنے کے معاملے میں پاکستانی ٹیم نے کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔

• بھارت کی انڈر ۱۹ ٹیم سے لاہور میں ہونے والے دوسرے ٹیسٹ میچ میں پاکستان کی قیادت باسط علی کریں گے۔

• سری لنکا کی کرکٹ ٹیم ۱۵ فروری کو پاکستان پہنچے گی۔ ٹیم پاکستان کے ساتھ ۳ ٹیسٹ میچ اور راولپنڈی سرگودھا کوئٹہ اور کراچی میں سائڈ میچز کھیلے گی۔

• وفاقی حکومت نے دو ارب روپے کی لاگت سے عوامی پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اس پروگرام کے تحت شہری دیہی اور ملک کے دور افتادہ علاقوں کے رہنے والوں کو زندگی کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

• بلوچستان کی ۱۳ رکنی مخلوط کابینہ نے حلف اٹھالیا ہے کابینہ میں بی این اے کے تین، جمعیت العلمائے اسلام کے پانچ، اسلامی اتحاد کے چار اور پشتون خواہ نیپ کا ایک وزیر لیا گیا ہے۔

• چین میں وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو کے استقبال کی زبردست تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

• الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ایک سرکلر کے ذریعے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ دسمبر ۱۹۸۴ء کے ریفرنڈم اور فروری ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات کا ریکارڈ تاحکم ثانی محفوظ رکھیں اور اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔

وقفِ نو میں شامل بچوں کی تصاویر

ادارہ الفضل کا ارادہ ہے کہ وقفِ نو کی مبارک اور بابرکت تحریک پر جن احباب و خواتین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے۔ ان واقفِ زندگی بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کی جائیں۔ جملہ والدین سے درخواست ہے کہ وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ارسال فرمائیں۔ ہر تصویر کے پیچھے بچے کا نام ولدیت۔ مقام۔ تاریخ پیدائش ضرور لکھیں۔

(ادارہ)